بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم بدھ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵	۲۲ ذیقعد ۱۳۹۰ھ ۲۰ صلح ۱۳۵۰ ہش ۲۰ جنوری ۱۹۷۱ء	نمبر ۱۷

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جو کسل اور سُستی کرتا ہے وہ اپنے گھر والوں اور اولاد پر ظلم کرتا ہے

کیونکہ وہ خود مثل جڑ کے ہے اور اہل و عیال اس کی شاخیں ہیں

"ہماری جماعت کو واجب ہے کہ اب تقویٰ سے کام لے اور اولیاء بننے کی کوشش کرے۔ اس وقت زمینی اسباب کچھ کام نہ آوے گا اور نہ منصوبہ اور حجت بازی کام آئے گی۔ دنیا سے کیا دل لگانا ہے اور اس پر کیا بھروسہ کرنا ہے یہی امر غنیمت ہے کہ خدا تعالےٰ سے صلح کی جاوے اور اس کا یہی وقت ہے ان کو یہی فائدہ اٹھانا چاہیئے کہ خدا سے اسی کے ذریعہ سے صلح کر لیں۔ بہت مرضیں ایسی ہوتی ہیں کہ دلّالہ کا کام کرتی ہیں اور انسان کو خدا سے ملا دیتی ہیں خاص ہماری جماعت کو اس وقت وہ تبدیلی یک مرتبہ ہی کرنی چاہیئے جو کہ اس نے دس برس میں کرنی تھی۔ اور کوئی جگہ نہیں ہے جہاں ان کو پناہ مل سکتی ہے۔ اگر وہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کر کے دعائیں کریں تو ان کو بشارتیں بھی ہو جاویں گی۔ صحابہؓ پر جیسے سکینت اتری تھی ویسے ان پر اترے گی۔ صحابہ کو انجام تو معلوم نہ ہوتا تھا کہ کیا ہوگا۔ مگر دل میں یہ تسلّی ہو جاتی تھی کہ خدا تعالیٰ ہمیں ضائع نہ کرے گا۔ دراصل سکینت اسی تسلی کا نام ہے۔ جیسے میں اگر طاعون زدہ ہو جاؤں اور گلٹی تک میری جان آجائے تو مجھے ہرگز یہ وہم نہیں ہوگا کہ میں ضائع ہو جاؤں گا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ صرف وہی تعلق جو میرا خدا کے ساتھ ہے وہ بہت قوی ہے۔ انسان کیلئے ٹھیک ہونیکا یہ مفت کا موقعہ ہے۔ راتوں کو جاگو۔ دعائیں کرو۔ آرام کرو (لیکن) جو کسل اور سستی کرتا ہے وہ اپنے گھر والوں اور اولاد پر ظلم کرتا ہے کیونکہ وہ تو مثل جڑ کے ہے اور اہل و عیال اس کی شاخیں ہیں تھوڑے ابتلا کا ہونا ضروری ہے۔ جیسے لکھا ہے۔ اُحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْا اَنْ یَّقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک طرف تو مکّہ میں فتح کی خبریں دی جاتی تھیں اور ایک طرف اُن کی جان کی بھی خیر نظر نہ آتی تھی۔ اگر نبوّت کا دل نہ ہوتا تو خدا جانے کیا ہوتا۔ یہ اسی دل کا حوصلہ تھا۔ بعض ابتلاء صرف تبدیلی کے واسطے ہوتے ہیں۔ عملی نمونے ایسے اعلیٰ درجہ کے ہوں کہ اُن سے تبدیلیاں ہوں۔ اور ایسی تبدیلی ہو کہ خود انسان محسوس کرے کہ اب مَیں وہ نہیں ہوں جو کہ پہلے تھا بلکہ مَیں ایک اور انسان ہوں۔ اس وقت خدا تعالیٰ کو راضی کرو حتّٰی کہ تم کو بشارتیں ہوں۔ کل لکھتے ہوئے ایک پرانا الہام نظر پڑا۔ ایام غضب اللہ۔ غضبت غضبًا شدیدًا۔ ینجی اھل السعادۃ۔ یہاں اہل سعادت سے مراد وہ شخص ہے جو عملی طور پہ صدق دکھلاتا ہے۔ خالی زبان تک ایمان کا ہونا کوئی فائدہ نہیں دیتا جیسے صحابہؓ نے صدق دکھلایا کہ ہتھیلی پر جانیں رکھ لیں اور بال بچوں تک کو قربان کیا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صـ ۲۷۹-۲۸۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۹ر صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل بعد دوپہر ضعف کی شکایت رہی۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین

حضور کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی الحمدللہ۔ احباب حضرت سیدہ کی صحت و عافیت کیلئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۹ر صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت یوں تو بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے لیکن آپ کی طبیعت اچانک ضعف کی وجہ سے ناساز ہو جاتی ہے احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا العالی کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے آمین۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے برادرم خواجہ صفی الدین صاحب قمر انسپکٹر بیت المال کو بتاریخ ۴ر صلح (جنوری) ۱۹۷۱ء بچی عطا فرمائی ہے نومولودہ مولوی قمر الدین صاحب فاضل کی پوتی اور خواجہ محمد شریف صاحب آف قادیان کی نواسی ہے۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام امتہ الہادی تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صالحہ، نیک بخت، خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(خواجہ بشیر الدین قمر)

مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن

آج شام ربوہ پہنچ رہے ہیں

ربوہ ۱۹ر صلح۔ مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن آج ۱۹/۱ بروز منگل شام سوا سات بجے بذریعہ سرگودہا ایکسپریس ربوہ تشریف لا رہے ہیں احباب ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کے استقبال میں شریک ہوں۔

وکالت تبشیر

زعماء کرام انصار اللہ توجہ فرمائیں

جلسہ سالانہ کے بعد چندہ انصار اللہ کی وصولی اور ترسیل میں بہت کمی آگئی ہے حالانکہ چندہ انصار اللہ کی شرح اتنی قلیل ہے کہ اگر مجالس باقاعدگی کے ساتھ اس طرف توجہ نہ فرماتی رہیں تو یقیناً مجلس کے کاموں میں حرج واقع ہوتا ہے۔ لہٰذا اُمید کرتا ہوں کہ آپ سب اس طرف اپنی غیر معمولی توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ صلح ۱۳۵۰ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہلِ مغرب اور اسلام

کسی گذشتہ اداریہ میں ہم نے اس امر کی وضاحت کی ہے کہ مغرب کے عوام کو پادریوں وغیرہ نے اسلام کے متعلق کس طرح نہ صرف اندھیرے میں رکھنے کی کوشش کی ہے بلکہ مثبت طور پر عمداً اسلام اور آنحضرت صلعم کی ذات کے متعلق وسیع پیمانہ پر ایسا لٹریچر پھیلایا جو سراسر اسلام کی ایک نہایت گھناؤنی تصویر پیش کرتا ہے۔ اور اس بے پناہ معاندانہ پراپیگنڈا کا یہ اثر ہوا ہے کہ عام مغربی انسان اسلام کے متعلق کچھ سننے کے لئے تیار نہیں ہوتا اور اگر اس کو اسلام کا صحیح چہرہ دکھانے کی کوشش کی جائے تو وہ دل تو اس کو صحیح تسلیم ہی نہیں کرتا اور یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتا کہ اسلام میں ایسی اچھی باتیں ہو سکتی ہیں اور اگر وہ مان بھی جائے تو اسلامی تاریخ اور مسلمانوں کی موجودہ حالت کو پیش کر کے اسلام کی صلاحیتوں کو ماننے سے انکار کر دیتا ہے اور مغرب کے لوگ خود اسلام کا مطالعہ کرتے بھی ہیں تو استثنائی صورتوں کو چھوڑ کر عام طور پر وہ اسلام کا یہی تصور رکھتے ہیں کہ یہ ایک جابر دین ہے اور اپنے منوانے کے لئے تلوار سے کام لیتا ہے۔ اور جہاں جہاں اور جن اقوام میں اسلام نے اپنے قدم جمائے ہیں وہاں کے قدیم مذاہب والے متعصب لوگ یہی یقین رکھتے ہیں کہ اسلام کو جبر سے پھیلایا گیا ہے

افسوسناک امر یہ ہے کہ حالانکہ اسلام کی اشاعت میں مسلمان بادشاہو کا بہت کم حصہ ہے اور اسلام مختلف ممالک میں درویشوں کی کوششوں اور ان کے نمونہ اور اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے پھیلا ہے تاہم بادشاہوں اور سلطانوں کی تاریخ خود مسلمانوں نے کچھ اس طرح لکھی ہے کہ ہر جنگ کو خواہ اس کے پیچھے شخصی ہوا و ہوس اور ملک گیری ہی کیوں نہ رہی ہو اس کو سیاسی لڑائی کی بجائے جہاد جیسا مقدس نام دینے کی جسارت کی گئی ہے۔ یہ ایک نہایت ہی نازک مسئلہ ہے اور ہوس ملک گیری یا لوٹ کھسوٹ کے واقعات کو مذہبی جذبات سے ممیز کرنا نہایت مشکل ہو جاتا ہے۔ خاص کر اسلئے کہ خود حکمران یا جنگی خیال کے لوگ مسلمانوں کو اپنی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے جہاد ہی کا لالچ دیتے رہے ہیں اور فوج جمع کرنے کے لئے اہل علم حضرات کی مدد فتوؤں کی صورت میں حاصل کرتے رہے ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مسلمان حکمران اکثر دیندار ہوتے تھے اور اہل علم حضرات کی بہت قدر افزائی کرتے تھے اور اسلام کی تعلیمات سے شغف رکھتے تھے لیکن ان میں سے ایسے بھی تھے جو غیر اسلامی رسومات اور شان و شوکت میں کس طرح غیر مسلموں سے کم نہیں تھے۔ بلکہ ان سے بھی بڑھ کر تھے اور ان کی نجی زندگیاں جہاں ایک طرف اسلام نما ہوتی تھیں تو دوسری طرف وہ کوئی عیب نہیں تھا۔ جس کے مرتکب نہیں ہوتے تھے۔ خاص کر جب اسلام مختلف اقوام میں پھیلا تو خواص و عوام اکثر اپنے قدیم غیر اسلامی رسم و رواج بھی ساتھ لیتے آئے۔ جہاں تک اسلام پر تلوار سے پھیلائے کا تعلق ہے اس غلط فہمی میں ڈالنے کے لئے بعض علماء کے فتاویٰ اور حکمرانوں کے ذاتی تعصب نے بھی بڑا کام کیا ہے۔ پھر حقیقت یہ ہے کہ اسلام ایک معتدل دین ہے اور رہبانیت کا قائل نہیں ہے وہ دنیا سے الگ رہ کر عبادت کی زندگی کو کوئی وقعت نہیں دیتا بلکہ وہ انسانی زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی ہے۔ نہ تو عیسائیت بدھ ازم اور ہندو ازم کی طرح وہ مبالغہ اور غلو کی حد تک سختی کا جواب سختی سے دینے کی مذمت کرتا ہے بلکہ جائز حد تک دفاع کو ضروری قرار دیتا ہے اور نہ وہ تلوار کے ذریعہ دین پھیلانے کی اجازت دیتا ہے۔ وہ بدلہ لینے کی ایک خاص حد تک اجازت ضرور دیتا ہے خاص کر جب اسلام کے مٹانے کے لئے دشمن تلوار کو استعمال کرتا ہے تو وہ یہ تعلیم نہیں دیتا کہ ہر حالت میں دفاع نہ کیا جائے بلکہ بعض حالات میں دفاع کو لازمی قرار دیتا ہے۔ مگر وہ دفاع میں بھی اس حد تک جبر استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ جس حد تک امن قائم کرنے کے ضروری ہو اور اس حد سے آگے جانے سے سختی سے منع کرتا ہے۔

ایسی صورت میں جو مذاہب رہبانیت یا مداہنت کے قائل ہیں اسلامی تعلیم کی حقیقت سے ناواقف ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کی جائز دفاعی سرگرمیوں کو بھی غلط فہمی سے "جبر" قرار دے لیتے ہیں۔ تاہم اس میں بھی کوئی شبہ نہیں ہے کہ عملاً بہت مشکل ہے کہ ہر ایک مسلمان عالم یا حکمران ان شرائط کو مدنظر رکھ سکے جو اسلام نے تلوار کے استعمال کے متعلق لگائی ہیں۔ اکثر ایسے علماء اور حکمران بھی ہوتے ہیں جنہوں نے نیک نیتی سے کوئی غلط اقدام کیا ہو۔ جو اسلام کے اصولوں کی خلاف ورزی پر محمول ہو ایسے واقعات بھی خواہ چند ہی کیوں نہ ہوں غیر مسلم مفکرین کو اسلام کے خلاف متاثر کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوئے ہیں۔

تاہم یہ امر نہایت افسوسناک ہے کہ حکمرانوں کے زیر اثر یا خود غلط فہمی سے اہل علم حضرات نے ایسے اصول اسلام میں داخل کر دئے ہیں جن کی قرآن و سنت میں کوئی بنیاد نہیں۔ ان میں سے ایک تو جہاد بالسیف ہے جو جہاد کی تمام شرائط کو نظر انداز کر کے اختیار کیا جاتا رہا ہے اور دوسرا مسئلہ قتل مرتد ہے جو اسلام میں کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ مشکل یہ ہو گئی ہے کہ آج تک یہ غلط فہمیاں دور نہیں ہو سکیں حالانکہ جدید مسلم مفکرین و محققین نے بڑی تحقیقات سے ان مسائل کے غیر اسلامی ہونے کا شدومد سے ثبوت بہم پہنچایا ہے۔

الغرض مغربی معترضین اسلام کو اس طرح خود مسلمانوں کے غلط قول و فعل سے بھی یہ غلط فہمی پیدا ہوتی ہے کہ نعوذ باللہ اسلام ایک جابر دین ہے اور اس کی اشاعت کے لئے تلوار سے کام لیا گیا ہے آج غیر مسلم اقوام اسی وجہ سے اسلام سے نفور ہیں اور افسوس ہے کہ اسلام کے نام سے اس اتہام کو مٹانے کے لئے کوشش کی جاتی ہے۔ تو اس کے جواب میں یہ لوگ ایسے لوگوں کے حوالے دیتے ہیں۔ جنہوں نے ان غیر اسلامی مسائل کو غلطی سے اسلامی اصول بنا رکھا اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ غیر مسلموں میں اسلام کا حقیقی چہرہ پیش کرنے کے لئے خاص طور پر مہم چلائی جائے اور صرف احتجاج پر انحصار نہ رکھا جائے چاہیئے کہ مغربی میں قرآن کریم کے تراجم کے ساتھ ساتھ ایسا لٹریچر کثرت سے شائع کیا جائے کہ جس سے یہ تعصب اسلام کے خلاف ختم ہو جائے۔ جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے یہ کام کر رہی ہے اور انشاء اللہ مغربی عوام جلد ہی اسلام کی صحیح تعلیمات سے واقف ہو جائیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چند مبارک یادیں

(محترم نوابزادہ عبدالرحیم خان صاحب خالد بار ایٹ لاء ابن حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ آف مالیر کوٹلہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ربوہ ۱۶؍جنوری ۱۹۷۱ء

برادرم مکرم ایڈیٹر صاحب الفضل

السلام علیکم

عزیزم عبدالرحیم خان خالد بار ایٹ لاء ۱۰ سال کے بعد یہاں آئے ہیں۔ بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے اب تک آ نہ سکے تھے۔ انہوں نے بچپن میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ پھر حضرت خلیفہ اوّلؓ کی بیعت کی پھر حضرت خلیفۃ المسیح ثانیؓ کی بیعت سے مشرف ہوئے اور اب حضرت خلیفۃ المسیح ثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پہ بیعت کی۔ (علاوہ فارم بیعت پُر کرنے کے)۔ الحمدللہ ان کی صحت زندگی اور ان کے حسب خواہش قادیان میں قیام کا انتظام اور کسی خدمت کی توفیق پانے کی دعا کی تمام احباب سے درخواست خاص ہے۔ ان کو احباب جماعت جنہوں نے حقیقۃ الوحی پڑھی ہے جانتے ہی ہوں گے۔ یہ وہی ہیں جن کی اشد بیماری میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعائے خاص کی اور معجزانہ زندگی دوبارہ انکو ملی بفضلہ تعالیٰ۔ میرے ہی ہم عمر ہیں اور میرے ساتھ پیر منظور محمد صاحبؓ سے پڑھتے رہے ہیں۔ ہمارے تعلقات ہمیشہ اِس ماں بیٹے کے رشتہ کے علاوہ ایک دوست ایک ہمجولی ایک بھائی کے سے بھی رہے ہیں برابر آج تک بہت اچھے۔ مجھے ان سے خاص محبت ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو صحت و سلامتی سے رکھے آمین۔ آغاز بخیر تھا انجام بھی بخیر ہو آمین

میں نے عزیزم میر داؤد احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کی فرمائش پہ ان کو لکھا تھا کہ اپنے استاد حافظ روشن علی صاحبؓ کے حالات لکھیں۔ انہوں نے کچھ لکھ کر بھیجا جو عزیز میر داؤد احمد کو دیدیا گیا۔ مگر نہ معلوم کیوں وہ مضمون شائع نہ ہو سکا۔ شاید ان سے کھو گیا ہو۔ پھر میرے لکھنے پر انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے بچپن کے کچھ حالات، اور عہدِ طفلی کی روایات اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے متعلق لکھ کر کچھ قلم برداشتہ لکھا ہوا بھیجا۔ پہلے تو پہلا مضمون شائع نہ کیا جانے کی وجہ سے میں یہ کاغذات بھیج نہ سکی۔ مگر کاغذات خاص میں سنبھال کر رکھا تھا اور پھر مل ہی نہ سکے یہ ان کے خط۔ کیونکہ میں نے ایک الگ بڑے لفافہ میں جس پہ چند اور ضروری کاغذات، کا نام لکھا تھا رکھ دیا تھا ضروری کاغذات کے بکس میں رکھا رہا۔ میں اکثر سفر اور علالت کی وجہ سے تلاش نہ کر سکی آخر اب وہ کاغذ مل گئے۔ ارسال ہیں۔ خواہ بچپن کی تحریر ہے مگر آخر ذکر حبیب ہے۔ الفضل میں شائع فرمائیں میری اس تحریر کے ساتھ۔

والسلام

مبارکہ

حضرت مسیح موعودؑ کے حضور جو پہلی مرتبہ باریابی کا شرف مجھے حاصل ہوا وہ میری عمر کا نہایت ہی اوائل زمانہ تھا۔ ہم لوگ مع والدؓ مرحوم حضرت صاحبؑ کے مستعار دہندہ مکان میں رہتے تھے۔ یہ شاید وہ حصہ ہے جس میں نورالدین اعظمؓ بھی بعد میں رہتے تھے۔ یہ چوک احمدیہ سے ایک Tunnel (مسقّف گلی) محترم مرزا سلطان احمد صاحب کے مکانات کو نکلتی ہے۔ اس کے اُوپر ایک مختصر سی کوٹھڑی اور دوسرا چھوٹا سا کمرہ ہے اس کے پیچھے صحن ہے۔ اور اس کے ساتھ ایک دروازہ تھا جو دوسرے صحن کو نکلتا ہے اور اسی کے ساتھ ذرا آگے بیت الدعا ہے۔ اس دروازے اور صحن کے ساتھ ایک پانی کا تھڑا تھا۔ اُس کے ساتھ ہی چھوٹا سا اماں جانؓ کا باورچی خانہ تھا۔ اس تھڑے پر بارہا شادی خاں کی بوڑھی والدہ جو مبارک احمد کی کھلائی تھی اور عام طور سے یہ دادی کے نام سے مشہور تھی، یہ ہماری والدہ کو چندا بی بی کر کے بلایا کرتی تھی، میری والدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور راقم ہر دو کی یکساں عمر تھی، میں شاید ان سے دو ماہ بڑا ہی ہوں، چنانچہ یہ المعروف دادی ہماری والدہ کو نہایت بچپن میں اسی تھڑے پر نہلایا کرتی تھی۔ اور یہ والدہ صاحبہ بچپن میں جیسا کہ ہر بچہ کی عادت ہے نہ نہانے میں ضد کرتی تھیں غرضیکہ رونے چلّانے سے اور دادی کے اُونچی اُونچی بولنے سے ایک خاصا جاذب توجہ تماشا بن جاتا تھا۔

اس تمہید سے میرا مقصد یہ ہے کہ حضرت صاحبؑ اور اماں جانؓ ہم سے بالکل قریب رہتے تھے۔ اب تو مجھے اس وقت کے مکانات کا نقشہ یاد نہیں مگر اس Tunnel (مسقّف گلی) سے جس کا اوپر ذکر کیا ہے ہم تینوں بھائی برادران اکبر عبدالرحمٰن خان، اور عبداللہ خان ایک نوکر کے ساتھ بھجوائے گئے۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحبؓ بھی اس وقت بچے تھے۔ مجھے خوب یاد ہے انہوں نے سبز گتّے کی مخملی ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔ اس پہ اللہ اور محمدؐ لکھا ہوا تھا۔ تاہم حضرت صاحبزادہ صاحبؓ ہمارے گائیڈ بنے۔ جب ہم پہرے کی کوٹھڑی پہنچے وہ راستہ ہی سمجھنا چاہیئے جو نیچے کے صحن حضرت اقدسؑ کو نکلتا ہے جہاں کنواں بھی ہے وہاں سے سیڑھیاں اوپر کو جاتی ہیں جو ہی بیت الدعا والے حصہ کا صحن ہے۔ وہاں حضرتؑ کے رہائشی کمرے میں ہمیں میاں بشیرؓ نے حضرت صاحبؑ کے روبرو لا کھڑا کیا حضرت صاحب کے روبرو پیش کرنے کیلئے ہمارے والدؓ نے ایک ایک اشرفی ہم تینوں کی جیبوں میں ڈال دی تھی جو ہم نے بطور نذر پیش کی۔ حضرت صاحبؑ بہت شفقت سے پیش آئے جیسا کہ بچوں سے بزرگ خود بچہ بن کر باتیں کرتے ہیں ایسے ہی حضرت صاحبؑ نے ہم سے باتیں کیں۔ میری جیب میں آپؑ نے ہاتھ ڈالا تو ایک "نب" آپ کے ہاتھ پڑا فرمانے لگے یہ پڑھنے لکھنے کا شوق رکھتا ہے۔

معلوم نہیں یہ میری اس تاریخی علالت کے زمانہ سے قبل کی بات ہے یا بعد کی۔ مگر اتنا ضرور یاد ہے کہ میرے والدؓ جن کے ساتھ میاں عبدالرحمٰن خان بھی تھے لاہور گئے تو میاں عبدالرحمٰن خان وہاں ٹائیفائڈ سے ذلیش ہو گئے۔ اُس زمانہ میں طاعون کا بھی دَور دورہ تھا۔ چنانچہ طاعون کے زمانہ میں میری خالہ والدہ (امتہ الحمید بیگم مرحومہ) میری بڑی بہن، میاں عبداللہ خان اور راقم ہی قادیان رہ گئے۔ والدؓ بوجہ علالت برادر لاہور سے حرکت نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے حضرت صاحبؑ روزانہ شام کو ہمارے حصہ مکان میں تشریف لے آتے۔ مجھے یہ واقعہ روز روشن کی طرح یاد ہے کہ حضرت صاحب "خالہ والدہ" اور میں تینوں صحن میں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہاں میری "خالہ والدہ" کی ہمشیر دودھ شریک بہن آ گئی۔ اس کے ہاتھ میں گلاس تھا حضرتؑ سے مخاطب ہو کر کہا کہ اس پانی میں کُلّی کر دو تاکہ بطور برکت میں پی لوں۔ وہ کچھ سینے کی مرض سے بیمار تھی۔ آپؑ نے فرمایا کُلّی تو میں نہیں کروں گا۔ البتہ دو انگلیاں ڈال دیں اور دعا کر کے پینے کے لئے گلاس اسے واپس دیدیا۔

ہم بھی وہی مشترکہ دروازہ کھول کر اماں جانؓ کی طرف چلے جایا کرتے تھے۔ ایک دن ہم اسی طرح سے گئے تو حضرت اقدسؑ نہیں تھے چنانچہ کچھ عرصہ بیٹھنے کے بعد آپؑ اس بڑے کمرے سے نکلے جو بیت الدعا سے ملحق ہے ہاتھ میں ایک پلاؤ کی رکابی تھی۔ فرمانے لگے کھاؤ۔ میاں عبداللہ خان تو ہچکچائے۔ میں نے بلاتکلف کھانا شروع کر دیا۔ فرمانے لگے میں نے اس پہ بہت دعا کی ہے۔

آپؑ صبح کو بہت سے اصحاب کے ساتھ سیر کے لئے جایا کرتے تھے۔ احمدیہ چوک پر آ کر میرے والدؓ کا انتظار کیا کرتے تھے۔ اس زمانہ میں میرے والدؓ بہت کپڑے موسم سرما میں پہنا کرتے تھے۔ تین چار جرابیں گرم گھٹنوں تک Under Wears (انڈر ویئرز) سوتی اور اُونی ہر دو، اوپر پھر گرم پاجامہ، اسی طرح سے بنیان گرم سرد، فلالین کا قمیص، تین چار واسکٹیں، اس زمانہ میں پُل اوورز (Pull overs) کا چرچا نہ تھا۔ پھر اچکن، اُس پر اوورکوٹ اور اوورکوٹ بلا آستین اور اس پر cape۔ کنگ ایڈورڈ کی بعض تصاویر میں اس نوعیّت کا اوورکوٹ دیکھنے میں آتا ہے اِس تمام وضاحت کا مقصد یہ ہے کہ حضرتؑ کو میرے والدؓ کی تیاری سے انتظار کرنے میں کافی دیر ہو جاتی تھی۔ میں ساتھ جایا کرتا تھا۔ دل ہی دل میں کُڑھتا تھا کہ والدؓ تیاری میں اتنی کیوں دیر لگا رہے ہیں۔ حضرت اقدسؑ کے ساتھ دوسروں کو بھی انتظار کرنا پڑتا تھا۔ بہرحال یہ قافلہ روزانہ اسی طرح سے اکٹھا ہو کر سیر کو جایا کرتا تھا۔ آپؑ تیز رفتار تھے اور دینی باتیں کرتے جایا کرتے تھے۔ ایک آدھ دفعہ حضرت نورالدین اعظمؓ کو بھی دیکھا ساتھ جایا کرتے تھے۔ شاید مولوی عبدالکریم صاحبؓ کو بھی ایک مرتبہ دیکھا گیا کہ وہ بھی شریک سیر تھے نورالدین اعظمؓ بڑھاپے کے باعث سست رفتار تھے۔ اور مولوی عبدالکریم صاحبؓ فربہی کے باعث سیر میں ساتھ رہنے سے عاری تھے۔ اس لئے ان اصحاب کی علیحدہ ٹولیاں پیچھے ہوتی تھیں جنہیں واپسی میں ساتھ لے لیا جاتا جو کچھ وقفہ کے بعد پھر حضرتؑ سے پیچھے رہ جاتے۔ میں اور دوسرا ایک لڑکا میر حامد شاہ صاحبؓ سیالکوٹی کا بیٹا یا پوتا یا نواسہ میرے ساتھ سب سے آگے ہوتا تھا۔ اس کا نام شاید اسلم تھا۔ میں وثوق سے نہیں کہہ سکتا کہ اس کا کیا نام تھا۔ وہ دو ایک سال مجھ سے بڑا ہی تھا دُبلا پھرتیلا جسم۔ اچھی شکل کا لڑکا تھا۔ کئی مرتبہ حضرتؑ نے آواز دی واپس ہو جاؤ۔ چنانچہ آپؑ کے آواز دینے پر دیگر رفقائے سیر بھی ایک دو آوازیں ہمیں دیا کرتے تھے اور ہم ان آوازوں پر واپس ہو لیتے اور قافلہ سے مل جاتے۔

میری تاریخی علالت کے بعد کا ذکر ہے جو مجھے بخوبی یاد ہے بلکہ وہ تصویر اس خیال کے ساتھ فوراً سامنے آ جاتی ہے کہ حضرتؑ مجھے گود میں اٹھا کر لائے اسی آپؑ کے صحن میں جو بیت الدعا اور سکونتی مکان کے سامنے ہے۔ وہاں ایک چارپائی معمولی سی پڑی تھی۔ اس پر مجھے بٹھلا کر آپؑ نے تندوری روٹی سے پاپڑ (پتلا حصہ

نکال کر شوربے میں بھگو کر مجھے کھلایا۔ چونکہ میں کمزور تھا میری خاطر تواضع اس باعث آپؑ کو منظور تھی۔ اچانک اس وقت حضرت خلیفہ ثانی رضؓ قریب سے گزرے۔ ان کے پاس خس بھرا ہوا کاٹ کپڑے سے لپٹا ہوا ایک گھوڑا اچھے خاصے قد کا تھا جو مجھے پسند آیا۔ میں نے کہا حضرت جیؑ یہ تو میں لوں گا۔ چنانچہ آپؑ نے حضرت میاں صاحبؓ سے مخاطب ہو کر کہا محمود یہ گھوڑا ان کو دے دو۔ وہ گھوڑا معلوم نہیں وہاں میاں صاحبؓ نے چھوڑ دیا یا کیسے میں اسے ساتھ لایا۔ یہ مجھے قطعاً یاد نہیں۔

آپؑ پلیگ کی وبا کے زمانہ میں مکانوں میں اور نیچے صحن میں بہت سی لکڑیاں جلا کر ایک قسم کا Bonfire لگایا کرتے تھے۔ نیچے کے صحن میں ایک مرتبہ جب ہم آپؑ کے حصہ مکان کی جانب گئے تو آپؑ نے فرمایا نیچے دیکھو کیسا اچھا تماشہ ہے۔ وہاں سیمنٹ کی ایک سیٹ (شہ نشین) بنی ہوئی تھی۔ وہاں سے ایڑیاں اٹھا کر میں نے دیکھا۔ آگ کے شعلے اوپر تک بھڑک رہے تھے۔ یعنی اس وقت میں اس قدر چھوٹا تھا کہ جب میں اب کبھی اس مقام کی دیوار کی اونچائی دیکھتا ہوں تو مجھے بہت کوتاہ معلوم دیتی ہے۔ یہ سیٹ دو فیٹ حد تین فیٹ ہوگی۔

جب ہمارے والدؓ نے شہر کا مکان پختہ بنا لیا تو ایک دو مرتبہ آپؑ تنہا صرف کرتے یا جامے میں والدؓ کو ملنے آئے۔ والدؓ اوپر زنانہ میں رہتے تھے۔ تو ان کو اطلاع کی جاتی جس وقفہ کے دوران آپؑ ٹہلتے رہتے۔ آپؑ نرم ترکی ٹوپی سر پر رکھ کر آتے تھے۔ کبھی آپؑ کو ننگے سر بھی دیکھا ہے۔ آپ کے بال سرخ اور بہت باریک ریشم کی طرح تھے۔ آپؑ بڑھاپے میں بھی مجھے بہت خوبصورت معلوم دیتے تھے۔ آپؑ کے خدوخال پتلے اور موزوں تھے۔ چہرہ پر جب بڑھاپے میں جھریاں پڑ جاتی ان کا نام تک بھی آپؑ کے چہرہ پر نہیں تھا۔ آپؑ کا رنگ سفید گندمی تھا۔ گردن تک بال ہوا کرتے۔ داڑھی بھی سرخ ہوا کرتی تھی۔

آپؑ کا وصال ۱۹۰۸ء میں لاہور میں مئی کے آخر میں (۲۶ مئی کو) خواجہ کمال الدین صاحب کے مکان پر ہوا۔ ہمارے والد اچھرہ اور جیل روڈ کے درمیان ایک اکیلی کوٹھی میں جو فیروز الدین نامی شخص کی ملکیت میں تھی کرایہ پر رہتے تھے۔ روزانہ والد لینڈو گاڑی میں وہاں جایا کرتے تھے۔ ہم تینوں بھائی بھی ساتھ جاتے تھے۔ راستہ میں مال روڈ آتی تھی۔ بسا اوقات شیخ رحمت اللہ صاحب مالک انگلش ویئر ہاؤس کو ساتھ لے جاتے۔ وہ مجھے گود میں بٹھلاتے جو میں نہایت ناپسند کرتا۔ آپؑ کے انتقال سے ایک دن قبل ہم گئے تو (عصر یا ظہر کی نماز کے بعد حضرتؑ بیٹھا کرتے تھے۔ ملنے والے ملا کرتے تھے) اُس روز ایک بڑی موچھوں والا شخص آپؑ سے بحث کرنے لگا مگر اس کا طرزِ گفتگو گستاخانہ تھا۔ بے جا اُونچی آواز سے وہ آپؑ سے مخاطب تھا۔ حضرتؑ کی بھی آواز کسی قدر اُونچی تھی۔ مگر وہ لہجہ طبیعت کو بُرا نہیں معلوم دیتا تھا۔ مجھے اُس شخص پر بہت غصہ آیا۔ بچہ تھا۔ کچھ کرنے کے قابل نہیں تھا۔ وہ بات کس موضوع پر تھی۔ مجھے قطعاً یاد نہیں۔ وہاں سے بہت رات گئے ہم واپس آئے۔ صبح اُٹھ کر سنا کہ والد کو بُلانے اور اطلاع آپؑ کی علالت کی دینے کو آدمی آیا تھا۔ اور والدؓ ہمارے چچا کی گگ (گھوڑا گاڑی) منگوا کر راتوں رات چلے گئے۔ بعد میں والدؓ (بعد وصال حضرت اقدسؑ) شاید تھوڑی دیر کے لئے واپس ہماری سکونتی کوٹھی پر آئے پھر ادھر سے ہی آپؑ کے جسدِ مبارک کے ساتھ قادیان چلے گئے میں تھا تو گیارہ سالہ کم عمر کا بچہ مگر میں بہت رویا اور میرے دل پر آپؑ کی وفات کا بہت بُرا اثر ہوا اور کئی دن تک یہ اثر رہا۔

آپؑ کے ہاتھ پر ہم تینوں بھائیوں نے بیعت کی تھی۔ آپؑ الفاظِ بیعت بولتے رہے اور ہم ساتھ ساتھ ان الفاظ کو دُہراتے رہے۔ یہ بیعت شام کو چھوٹی مسجد میں ہوئی تھی جو اس وقت بہت ہی چھوٹی اور مختصر تھی۔ اس مسجد میں مولوی عبدالکریمؓ صاحب نماز پڑھایا کرتے تھے اور حضرتؑ ان کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے۔

صاحبزادہ مولوی عبداللطیف صاحب شہیدؓ جب واپس کابل جا رہے تھے چھوٹی مسجد کے اندرونی حصہ میں ہی لوگ جمع ہوئے اور وہاں سے ہی صاحبزادہ صاحبؓ کو ساتھ لے کر نہر تک حضرتؑ اور کافی جماعت کے لوگ گئے۔ میں بھی ساتھ تھا۔ یہ اغلباً ۱۹۰۳ء کا واقعہ ہے۔ حضرتؑ پیدل ہی ساتھ تشریف لے گئے۔ حضرت اقدسؑ نہر پر صاحبزادہ صاحبؓ کو رتھ پر سوار کر کے واپس لوٹے۔ (یہ رتھ دو بیلوں والی سواری ہماری ہی تھی جو اس زمانہ میں نہایت آرام دہ سمجھی جاتی تھی۔)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کا نکاح بھی اس آپ کے سکونتی مکان کے صحن میں ہوا تھا۔ بڑی سادگی سے انجام پایا۔ محض ایک دری پر سب بیٹھے ہوئے تھے۔ چھوارے تقسیم ہوئے۔ چائے کی ایک ایک پیالی سے ہم مہمانوں کی تواضع ہوئی۔ یہ میرے برادر بزرگ عبدالرحمٰن خان کا کہنا ہے میں سات آٹھ چھوارے کھا گیا باوجودیکہ میرے والد اشارے کرتے رہے کہ نہ کھاؤ۔ میں نے ان کے اشارہ کو سمجھا ہی نہ تھا جس کے نتیجہ کے طور پر میں سرسام کا شکار ہوا۔ اور اس خاص بیماری سے معاً پہلے کا واقعہ یہ ہے کہ خواجہ کمال الدین مع ایک دوست (وہ کون تھے؟ اس کا مجھے علم نہیں) ہمارے ہاں مہمان ٹھہرے۔ چونکہ نیچے کے مکان کچے اور بالکل ناکافی تھے ملازمین نے ان کی رہائش کے لئے لائبریری کا کمرہ تیار کیا۔ اور وہ اس تیاری میں الماریاں ہٹا رہے تھے کہ مجھے اس تماشہ کے دیکھنے میں نیند آ گئی۔ میں وہاں ہی سو گیا۔ پھر مجھے معلوم نہیں کہ کیا ہوا۔ سنا گیا ہے کہ یہ علالت ناقابلِ علاج سمجھی گئی۔ بڑے بڑے جیّد حکماء اور ڈاکٹروں نے مایوسی کا اظہار کیا۔ پھر حضرتؑ سے عرض کی گئی۔ آپؑ نے دعا فرمائی جس کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ وہ احمدیہ کتب میں بیان کی گئی ہے۔ میں اس قدر کمزور ہو گیا تھا کہ بال ہاتھ لگانے سے جھڑنے لگے تھے۔ چلنے پھرنے سے بھی ایک طویل عرصہ تک عاری ہو گیا تھا۔

جو مکان میاں بشیر احمد صاحبؓ کا سکونتی تھا اس میں ایک بڑا ہال تھا اور چھوٹی مسجد سے بڑی مسجد کو جانے کا راستہ اُدھر سے تھا۔ وہاں اس ہال میں دروازہ تھا۔ وہاں ایک مرتبہ آپؑ کے لئے ایک اونچا سا سٹیج بنایا گیا تھا۔ وہاں کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر آپؑ نے ایک تقریر بھی فرمائی تھی۔ اگر میں غلطی نہیں کرتا ہوں تو مجھے ہلکا سا خیال ہے وہ خطبہ الہامیہ پڑھا گیا تھا۔ ممکن ہے میرا یہ خیال غلط ہو کیونکہ میری یاد میرا ساتھ نہیں دیتی کہ وہ تقریر کس زبان میں تھی اور کس موضوع پر تھی۔ البتہ حافظ روشن علی صاحبؓ خطبۂ الہامیہ کا بہت ذکر فرمایا کرتے تھے۔ وہ اس کی عربی اور مضمون کا عموماً ذکر کیا کرتے تھے۔ ان کا حافظہ بڑا تیز تھا چنانچہ ان کو تمام خطبہ یاد تھا۔

میری والدہ موجودہ کی شادی میرے والدؓ سے نہایت خلافِ توقع ہوئی۔ ایک روز شام کے وقت شیخ یعقوب علی صاحبؓ اور مفتی محمد صادق صاحبؓ والدؓ کے پاس آئے۔ وہ میرے والدؓ کو مبارک دے رہے تھے۔ شاید میں وہاں بیٹھا ہوا تھا۔ یا ابھی اس واقعہ میں پختگی پیدا نہیں ہوئی تھی۔ الغرض جس طریق سے یہ اصحاب میرے والدؓ سے بات کر رہے تھے مجھے یہ خیال گمان بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ یہ بظاہر بے جوڑ شادی میری والدہ سے میرے والدؓ کی ہوگی۔ میں نے یہی خیال کیا شاید میاں عبدالرحمٰن خان سے ہوگی۔ مگر دوسرے دن شام کو میں نے دیکھا کہ میرے والدؓ نے کچھ روزانہ سے بہتر کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ گو میرے والدؓ ہمیشہ اچھے کپڑے پہنتے تھے مگر اس وقت کا لباس غیر معمولی معلوم دیتا تھا۔ آپ کے مسجد اقصیٰ پہنچنے تک ہمیں بھی تیار کر کے وہاں لے جایا گیا۔ راستہ میں جیوے ملازم نے کہا میاں مبارک ہو نئی والدہ آنے والی ہیں۔ پھر چھواروں اور الائچی دانوں کے خوان سج سجا کر مسجد اقصیٰ کی طرف جانے لگے۔ ہمارے پہنچنے تک حضرت مسیح موعودؑ بھی وہاں موجود تھے۔ حضرت نورالدین اعظمؓ نے خطبۂ نکاح پڑھا۔ کیا سادگی کا زمانہ تھا۔ معمولی اور مختصر سے خطبہ کے بعد نہ کوئی رسم رسوم ہوئے اور نہ اس کے ساتھ طمطراق وابستہ تھا نکاح کی رسم اس سادگی کے ماحول میں انجام پائی۔ اور بظاہر یہ بے جوڑ شادی حقیقی جوڑ والی شادی ثابت ہوئی اور ۳۶ سال اس مبارک جوڑے نے نہایت قابلِ رشک تعلقاتِ ازدواجی کو خوش خوش نبھایا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیدالاضحیہ کی تقریب پر قربانی کرانے والے احباب متوجہ ہوں

اس مرتبہ عیدالاضحیٰ ۷ فروری ۱۹۷۱ء کو انشاءاللہ تعالیٰ ہوگی۔ اس موقعہ پر جو اصحاب نظارت خدمت درویشاں کے زیر اہتمام قربانی کروانا چاہتے ہیں۔ وہ بحساب فی جانور (چھترا) کم از کم ساٹھ روپے بھجوا دیں۔ تاکہ ان کی طرف سے قربانی کا انتظام کروایا جا سکے چونکہ عیدالاضحیہ کے دنوں میں جانوروں کی قیمتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے اور بسا اوقات اچھا جانور بھی میسر نہیں آتا اس لئے احباب رقم بھجوانے میں عجلت سے کام لیں۔

ایسی رقوم ناظر خدمت درویشاں کے نام پر بھجوائی جائیں تاکہ بروقت مل سکیں

(ناظر خدمت درویشاں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے دین کو آپ کی ضرورت ہے

آج دنیا اپنے پیدا کرنے والے محسن کو بھول چکی ہے۔ انسانی پیدائش کی غرض حقوق اللہ اور حقوق العباد کا تحفظ تھا۔ مگر افسوس کہ اس غرض کو فراموش کر دیا گیا ہے۔ اسلام پر چاروں اطراف سے حملے ہو رہے ہیں۔ اگر دنیا کا ایک حصہ توحید کے مقابلہ میں تثلیث کا قائل ہے تو دوسرا خدا کی ہستی کا ہی انکار کر چکا ہے۔ دنیا کی مخالفت کا طوفان اسلام کی کشتی سے آ کر ٹکرا رہا ہے۔ ان مشکلات سے گھبرا کر خود مسلمان کہہ رہے ہیں کہ

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک رہ گیا فقط اسلام کا نام باقی

آج خدا تعالیٰ نے کشتیٔ اسلام کی بادبانی جماعت احمدیہ کے سپرد کی ہے اور اب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چمن کے مرجھائے ہوئے پودوں کی آبیاری عاشقان مسیح کے سپرد کی ہے آج خدا تعالیٰ کے دین کو ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے جو رجائے اسلام کی خاطر اپنے مال اور اپنی جان کا نذرانہ خدا تعالیٰ کے حضور پیش کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے صورت حال کا جائزہ لیکر خدام الاحمدیہ کی تنظیم قائم کی اور فرمایا

"خدام الاحمدیہ کے نوجوانوں کو میں اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ انسان دنیا میں پیدا بھی ہوتے ہیں اور مرتے بھی ہیں۔ لیکن قومیں اگر چاہیں تو وہ ہمیشہ کیلئے زندہ رہ سکتی ہیں۔ پس تمہیں اپنی قومی حیات کے استحکام کے لئے ہمیشہ کوشش کرنی چاہیئے اور نسلاً بعد نسلٍ اسلام اور احمدیت کو پھیلانے کی جدوجہد کرتے چلے جانا چاہیئے اگر مسیح موسوی کے پیرو آج ساری دنیا میں پھیل گئے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ مسیح محمدیؐ ..... کی جماعت ساری دنیا میں نہ پھیل جائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو اس مقصد کے لئے دعا کی ہے اور فرمایا ہے۔

"پھیر دے میری طرف اے سارباں جگ کی مہار"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس دعا اور خواہش کو پورا کرنے کے لئے جدوجہد آپ لوگوں میں سے ہر ایک پر فرض ہے اور آپ لوگوں کو یہ جدوجہد ہمیشہ جاری رکھنی چاہیئے یہاں تک کہ قیامت آ جائے۔ یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ قیامت تک جدوجہد کرنا صرف ایک خیالی بات ہے۔ بلکہ حقیقۃً یہ آپ لوگوں کا فرض ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر عائد کیا گیا ہے۔ کہ قیامت تک آپ لوگ اسلام اور احمدیت کا جھنڈا بلند رکھیں یہاں تک کہ دنیا میں اسلام اور احمدیت عیسائیت سے بہت زیادہ پھیل جائے اور دنیا کی بادشاہتیں اسلام اور احمدیت کی تابع ہو جائیں"

(مشعل راہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی یہ دلی خواہش تھی کہ ہماری جماعت میں سے ایسے نوجوان میدان عمل میں آئیں جو اپنی زندگیاں خدا کے دین کے لئے وقف کر دیں کہاں ہیں وہ نوجوان جو اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے اسلام کے لئے اپنی زندگیوں کا نذرانہ پیش کریں اور کہاں ہیں وہ شمع محمدی کے پروانے اور مسیح محمدی کے دیوانے جو آج اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت اکناف عالم میں اسلام کا جھنڈا بلند کریں۔

آج جماعت کے ہر فرد کو یہ عزم کر لینا چاہیئے کہ اس تثلیث کے بت کو پاش پاش کرنا ہے اور دنیا میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم کرنی ہے۔ اور بچھڑی ہوئی مخلوق کو اپنے خالق سے ملانا ہے پس دعا کرو اور اپنے اندر اخلاق حسنہ پیدا کرو تاکہ تم محبت اور پیار کے ساتھ خدا اور اس کے پیارے نبیؐ کے لئے دنیا کے دل جیت لو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت دلوں پر قائم کر دو!

اے خدام احمدیت۔ حالات سرعت کے ساتھ بدل رہے ہیں۔ غلبۂ اسلام کا سورج طلوع ہو چکا ہے۔ ابھی سے اس کے لئے تیاری کرو۔ دعا کو حرز جان بناتے ہوئے آستانۂ الٰہی پر جھکتے ہوئے عاجزانہ راہیں اختیار کرتے ہوئے۔ مخلوق خدا کی محبت اور ہمدردی کا جوش اپنے اندر لئے ہوئے خدمت خلق کو اپنا شیوہ بناؤ۔ اور دنیا پر اپنے حسن اخلاق سے یہ ثابت کر دو کہ تم واقعی خادم انسانیت ہو۔ اپنی خدمت کا دائرہ بلاتمیز رنگ و نسل، مذہب و ملت ہر ایک کے لئے وسیع کرو۔ ہر ایک کے لئے پیار و محبت کے جذبات اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل کو ہر آن سامنے رکھو اور اس پر عمل پیرا رہو۔ اللہ تعالیٰ ہر آن آپ کا حامی و ناصر ہو۔ اور انسانیت کی بے لوث خدمت کی آپ کو توفیق بخشے۔

آمین

معتمد

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

جماعتیں تفصیل ضرور بھجوایا کریں

جماعتوں کی طرف سے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی رقوم آ رہی ہیں۔ اکثر جماعتیں تو اپنی ارسال کردہ رقوم کی تفصیل بھی دفتر نصرت جہاں ریزرو فنڈ کو ساتھ ہی بھجوا دیتی ہیں (یعنی یہ کہ جو رقم انہوں نے بھجوائی ہے۔ وہ فلاں فلاں وعدہ کنندہ کی طرف سے ہے) لیکن بعض اوقات ایسی تفصیل بروقت نہ آنے کی وجہ سے دقت پیدا ہوتی ہے اور متعلقہ دوستوں کے کھاتوں میں اندراج بروقت نہیں ہو سکتا۔ اس لئے گذارش ہے کہ رقم کے ساتھ ہی تفصیل بھی خزانہ کو بھجوا دی جایا کرے جس کی ایک نقل براہ راست دفتر نصرت جہاں ریزرو فنڈ کو آنی چاہیئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک

لازمی چندہ جات مرکز میں

بھجوا دیئے جایا کریں

(ناظر بیت المال ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان نکاح

مؤرخہ ۱۶ جنوری کو مکرم حکیم خلیل احمد خان صاحب ولد مہر خان صاحب معلّم وقف جدید کا نکاح مسماۃ بشیراں بیگم صاحبہ بنت فضل الٰہی صاحب (مرحوم) سے بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر محترم مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری نے بعد نماز ظہر دفتر اصلاح وارشاد میں پڑھا۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت فرمائے اور اپنی رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔

مرزا طاہر احمد
(ناظم ارشاد وقف جدید)

قائدین کرام شعبہ اطفال کی رپورٹ بھجوائیں

امسال بہت سی مجالس نے شعبہ اطفال کی رپورٹ بھجوانے کی طرف پوری توجہ نہیں دی۔ ہر مجلس کے لئے ضروری ہے کہ ہر ماہ کی رپورٹ کارگزاری اگلے ماہ کی پندرہ تاریخ تک مقررہ مطبوعہ فارم پر مرکز میں پہنچ جائے جب تک صورت حال کا علم نہ ہو مرکز آپ کی رہنمائی نہیں کر سکتا۔ قائدین خدام الاحمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ اطفال کی رپورٹ باقاعدگی کے ساتھ بھجوانے کا التزام فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

داخلہ پی ایم اے لانگ کورس۔ ریگولر کمشن

شرائط: عمر ۱/۲ ۱۷ تا ۲۲ سال۔ انٹرمیڈیٹ۔ غیر شادی شدہ۔ درخواستیں ۳۱/۱ تک مجوزہ فارم میں بشمول دو مصدقہ فوٹو۔ نقول سندات وکراسڈ پوسٹل آرڈر مالیتی پانچ روپے بنام پی اے ٹو ڈائریکٹر بی اے۔ جی (اے) ایڈجوٹنٹ جنرل برانچ۔ جنرل ہیڈکوارٹرز۔ راولپنڈی۔ (ریٹ ۱/۱۷)

تحریک جدید کے چندہ کی اہمیت

حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کے چندہ کو ابدی جنت کے حصول کا ذریعہ بنایا ہے۔ فرمایا:۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور مال اس شرط پر مانگ لئے ہیں کہ وہ ان کو جنت دے گا۔ اے مومنو! کیا تم نے اپنے مالوں کا کوئی حصہ بھی تحریک جدید میں دیا ہے کہ تم خدا سے جنت مانگو۔

۲۔ دنیا میں آج خدا تعالیٰ کو قریباً ہر گھر سے اور ہر ملک سے نکال دیا گیا ہے اے احمدی مخلصو! خدا تعالیٰ نے تم کو مقرر کیا ہے کہ خدا کو اس کے گھر میں داخل کرو۔ کیا تحریک جدید کے جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر تم خدا کو اس کے گھر میں داخل کرو گے۔

۳۔ سب سے زیادہ مظلوم انسان آج محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں ہر سال لاکھوں کتب آپ کے چاند سے زیادہ روشن چہرہ پر گرد ڈالنے کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کے دعویدارو! کیا تم اس کے جواب میں اپنی جیبوں میں ہاتھ نہ ڈالو گے اور تحریک جدید میں حصہ لے کر اپنی محبت کا ثبوت نہ دو گے۔ (الفضل ۱۷ اپریل ۱۹۴۴ء)

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

درخواست دعا

علاقہ بیٹ کوٹہ مرانی میں ہمیں شدید مخالفت درپیش ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری مشکلات اور پریشانیاں دور فرمائے اور ہمارے لئے امن وسکون کی حالت پیدا کر دے آمین۔ (خاکساران گل محمد۔ غلام محمد۔ احمد نواز خان۔ ساکنان بیٹ کوٹلہ مرانی ضلع ڈیرہ غازیخاں)

سردیوں کا بہترین وانمول تحفہ آپ کی صحت اور تندرستی کا ضامن
پاکستانی جنگلات سے فراہم کردہ
خالص اور مصفا شہد
پلاسٹک کی بوتلوں میں بند
جمال بیکری اور ربوہ کے جنرل سٹورز سے بھی مل سکتا ہے (آزمائش کے لئے نمونہ کی شیشی صرف ساٹھ پیسے میں) کھائیے اور لطف اٹھائیے۔ بیرون جات کے تھوک خریداروں کے ساتھ خاص رعایت،
گلشن ٹریڈرز (شہد کے بیوپاری) ربوہ

نور کاجل
ربوہ کا مشہور عالم تحفہ آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کے لئے
بہترین سرمہ
جو متعدد جڑی بوٹیوں کا بیاہ رنگ جوہر ہے۔ بچوں بڑوں سب کے لئے مفید ہے۔ قیمت فی شیشی سوا روپیہ

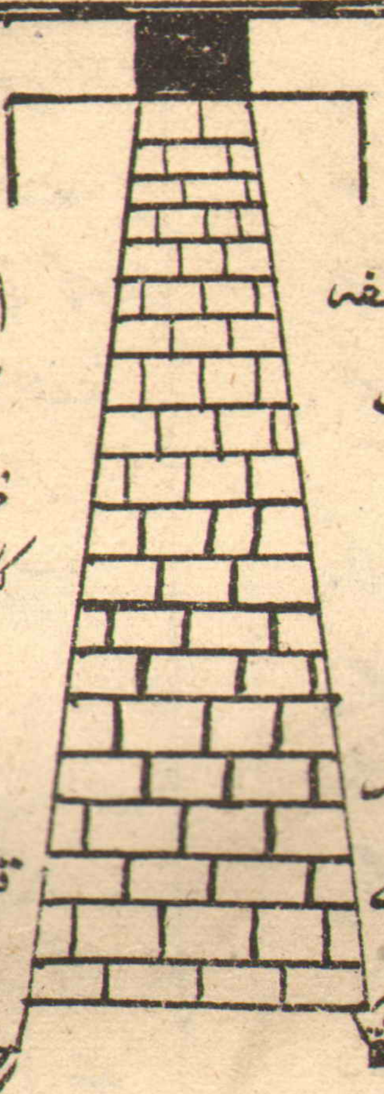

سرمہ خورشید
ایک لاجواب اور عجوبہ روزگار سرمہ آنکھوں کی ہٹیلی امراض خارش، پانی بہنا، پھپھنی، موتیا، ککرے وغیرہ کے لئے
لاجواب تحفہ
قیمت: فی شیشی سوا روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار، ربوہ فون ۳۸

قائدین خدام الاحمدیہ تین ماہ کا چندہ ارسال کریں

ہمارے سال کو شروع ہوئے تیسرا ماہ گزر رہا ہے۔ مگر ابھی تک بہت ساری مجالس نے ان تین ماہ کا چندہ مرکز کو نہیں بھجوایا۔ ایسی تمام مجالس کے قائدین سے درخواست ہے کہ تین ماہ کا چندہ جلد از جلد مرکز کو ارسال فرمادیں اور آئندہ اس قدر بقایا اکٹھا نہ ہونے دیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مصباح کے متعلق ضروری اعلان

جن خریدار بہنوں کا چندہ مصباح ختم ہے انہیں سالانہ ۱۰/۷ روپے میں اور جن کا چندہ ابھی ختم نہیں ہوا۔ انہیں ۱۰/۱ روپے میں وی۔پی بھجوایا جا رہا ہے۔ ہر دو صورتوں میں پرچہ وصول کر کے ممنون فرمائیں۔ اس صورت میں بہنوں کو پرچہ دیر سے ملے گا بہنیں پریشان نہ ہوں۔

(مدیرہ مصباح)

مسجد تعلیم الاسلام کالج ربوہ

جن احباب نے مسجد تعلیم الاسلام کالج کی تعمیر کے سلسلہ میں وعدہ جات فرمائے ہیں ان سے التماس ہے کہ وہ براہ کرم اپنے عطیہ جات کی رقوم جلد از جلد ارسال فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ مسجد کی تعمیر کا کام جلد از جلد مکمل ہو سکے۔ نظارت بیت المال نے اپنی چٹھی نمبر ۱۰۳۷ محررہ ۱۴ جنوری ۱۹۷۰ء کے مطابق مبلغ ساٹھ ہزار روپیہ کی فراہمی کی اجازت عطا کی ہے جملہ ممبر احباب جماعت اور کالج کے اولڈ بوائز سے استدعا ہے۔ کہ وہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور عطیہ جات بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

براہ راست رقوم بھجوانے کے لئے مسجد فنڈ تعلیم الاسلام کالج کھاتہ نمبر ۳۴۰۶/ ۲۷۳-۱۲۸ خزانہ صدر انجمن احمدیہ یاد رکھیں اللہ تعالیٰ جملہ معطی حضرات کو اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین

(پرنسپل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دورِ ثانی کے واقفین وقفِ عارضی کی فہرست

پنجسالہ پروگرام کے مطابق جو احباب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک وقفِ عارضی میں حصہ لے رہے ہیں ان کے اسماء بغرض تحریک دعا شائع کیے جا رہے ہیں۔ یہ نام یکم ہجرت ۱۳۴۹ھش یکم مئی ۱۹۷۰ء سے شروع ہیں۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ تمام واقفین کی قربانی کو قبول فرما کر انہیں اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ ۱۵۰۰ نام شائع ہو چکے ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

۱۵۰۱ مکرم خالد احمد صاحب ہاشمی ربوہ
۱۵۰۲ حبیب اللہ صاحب باجوہ ربوہ
۱۵۰۳ چوہدری محمد صدیق صاحب لالٹیانوالہ ضلع لائل پور
۱۵۰۴ مکرم محمد اسد اللہ صاحب ″ ″
۱۵۰۵ ″ غلام احمد صاحب خادم چک 76/4.R ضلع بہاولنگر
۱۵۰۶ ″ وسیم احمد صاحب چیمہ چک 131/مراد ″
۱۵۰۷ ″ ڈاکٹر نصیر احمد صاحب تنویر مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ
۱۵۰۸ ″ محمد طفیل صاحب بنگ گرائیں ضلع سیالکوٹ
۱۵۰۹ ″ چوہدری سردار خان صاحب کھروکے کلاں
۱۵۱۰ ″ حافظ طالب حسین صاحب ربوہ
۱۵۱۱ ″ محمد رمضان صاحب ڈاہرانوالی ضلع گوجرانوالہ
۱۵۱۲ ″ بشیر احمد صاحب سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ
۱۵۱۳ ″ غلام رسول صاحب کھاریاں ضلع گجرات
۱۵۱۴ ″ نصیر احمد صاحب ″ ″
۱۵۱۵ ″ نثار احمد صاحب ربوہ
۱۵۱۶ ″ حبیب اللہ صاحب ربوہ
۱۵۱۷ ″ سمیع اللہ صاحب ربوہ
۱۵۱۸ ″ فضل کریم صاحب خادم چک ۱۱۲ جنوبی سرگودھا
۱۵۱۹ ″ محمد عبد اللہ صاحب کاچھوپورہ ضلع لاہور
۱۵۲۰ ″ نثار احمد صاحب فاروقی پشاور
۱۵۲۱ ″ انوار احمد صاحب فاروقی پشاور
۱۵۲۲ ″ شریف احمد صاحب احمد نگر ربوہ
۱۵۲۳ ″ ارشد علی صاحب ربوہ
۱۵۲۴ ″ محمد سعید صاحب باجوہ ربوہ
۱۵۲۵ ″ طارق محمود صاحب لاہور
۱۵۲۶ ″ محمد شریف صاحب کوٹ نیناں ضلع سیالکوٹ
۱۵۲۷ ″ منیر احمد صاحب سرگودھا
۱۵۲۸ ″ فاز ملیط احمد صاحب ربوہ
۱۵۲۹ ″ نسیم احمد صاحب باجوہ
۱۵۳۰ ″ محمد حمید صاحب باجوہ ربوہ
۱۵۳۱ ″ ناصر احمد صاحب لاہور
۱۵۳۲ ″ محمد صالح صاحب زاہد بشیر آباد ضلع حیدر آباد
۱۵۳۳ ″ محمد اسحاق صاحب دھوپ سڑی ضلع لاہور
۱۵۳۴ ″ حمید احمد صاحب ملوجال پور ضلع نواب شاہ
۱۵۳۵ ″ محمد یعقوب صاحب نوکوٹ ضلع تھرپارکر
۱۵۳۶ ″ ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب ترگڑی ضلع گوجرانوالہ
۱۵۳۷ ″ مبارک احمد صاحب گھوڑلاور کاں ضلع گوجرانوالہ
۱۵۳۸ ″ چوہدری محمد انور احمد صاحب ہیر لپور خاص (سندھ)
۱۵۳۹ ″ محمد ابراہیم صاحب حلیف ربوہ
۱۵۴۰ ″ عبد اللطیف صاحب ربوہ
۱۵۴۱ ″ غلام محمد صاحب سمٹیالی ضلع شیخوپورہ

(باقی)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

مقبوضہ کشمیر کی سنگین صورت حال پر مناسب کارروائی کیجائے

لاڑکانہ ۱۸ جنوری صدر یحییٰ خاں نے اقوام متحدہ سے کہا ہے کہ وہ مقبوضہ کشمیر کی سنگین صورت حال پر غور کرے صدر یحییٰ خاں نے جو آج صبح پیپلز پارٹی کے سربراہ مسٹر ذوالفقار علی صاحب بھٹو سے ملاقات کے لئے لاڑکانہ پہنچے موہنجوداڑو کے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ مقبوضہ ریاست سے ممتاز کشمیری راہنماؤں کی جلاوطنی ایک تشویشناک واقعہ ہے اور اس سے مقبوضہ ریاست میں سنگین صورت حال پیدا ہو گئی ہے صدر یحییٰ خاں نے کہا ہے کہ تنازعہ کشمیر پہلے ہی اقوام متحدہ میں زیرِ غور ہے اس لئے اقوام متحدہ کو بھارت کی اس سنگین کارروائی کا نوٹس لینا چاہیئے۔

پیپلز پارٹی کے چاروں امیدوار جیت گئے

لاہور ۱۸ جنوری قومی اسمبلی کے ضمنی انتخابات میں مغربی پاکستان میں چاروں نشستوں پر پیپلز پارٹی کے امیدوار واضح اکثریت سے کامیاب ہو گئے ہیں۔ یہ چاروں نشستیں پیپلز پارٹی کے چیئرمین مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے خالی کی ہیں۔ لاہور سے میاں محمود علی قصوری ملتان سے صاحبزادہ فاروق علی حیدر آباد سے میر علی احمد تالپور اور ٹھٹھہ سے مخدوم محمد امین جیت گئے ہیں۔

پی آئی اے کی پروازیں

پشاور ۱۸ جنوری پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائنز اس سال کے آخر تک سوات کے لئے اپنی پروازوں کا آغاز کر دے گی اس بات کا اعلان آج یہاں سرکاری طور پر کیا گیا آئندہ سال مارچ تک سیدو اور کوہاٹ کے لئے بھی پروازیں شروع کر دی جائیں گی۔ صوبہ سرحد کی حکومت نے پی آئی اے کی انتظامیہ سے سوات اور دوسرے علاقوں میں فضائی سروس شروع کرنے کی درخواست کی تھی تاکہ سیاحت اور ذرائع رسل و رسائل میں مستعدی پیدا کی جا سکے۔

عید الاضحیٰ پر چاول کی تقسیم

لاہور ۱۸ جنوری صوبائی حکومت نے عید الاضحیٰ کے موقعہ پر راشن ڈپوؤں سے باسمتی چاول مہیا کرنے کا فیصلہ کیا ہے باسمتی چاول ضلع لاہور ملتان اور راولپنڈی میں ڈیڑھ سیر فی کس اور جہلم میانوالی جھنگ لائل پور ساہیوال کیمبل پور سرگودھا مظفر گڑھ ڈیرہ غازیخاں بہاولپور بہاولنگر اور رحیم یار خاں کے علاقوں میں باسمتی چاول بارہ چھٹانک فی کس کے حساب سے مہیا کیا جائے گا۔ یہ چاول اٹھاسی پیسے فی سیر کے حساب سے فروخت کیا جائے گا۔ اور اس کی فروخت اس ماہ کی ۲۴ تاریخ سے شروع ہو گی۔

بلوچستان میں مشینی کاشت کو فروغ دیا جائے

کوئٹہ ۱۸ جنوری گورنر بلوچستان لفٹیننٹ جنرل ریاض حسین نے صوبہ بلوچستان کے زرعی ماہرین پر زور دیا ہے کہ وہ مشینی کاشت کو فروغ دیں وہ ضلع کچھی کے موضع ہرگڑھ کے زمینداروں کے ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے گورنر ریاض حسین نے انہیں یقین دلایا کہ حکومت اس علاقے میں زراعت کی بہتری کے لئے ان کی ہر ممکن مدد کرے گی۔

پاکستان اور چیکوسلواکیہ کے تعلقات بڑھ رہے ہیں

اسلام آباد ۱۸ جنوری چیکوسلواکیہ کے صدر نے کہا کہ ان کا ملک پاکستان کے ساتھ بڑھتے ہوئے تعلقات میں گہری دلچسپی لے رہا ہے۔۔ انہوں نے چیکوسلواکیہ میں پاکستان کے نئے سفیر مسٹر کمال الدین احمد سے اسناد سفارت وصول کرتے ہوئے کہا ہے کہ حالیہ چند سالوں کے دوران دونوں ملکوں کے تعلقات اور تعاون کو فروغ حاصل ہوا ہے وہ اطمینان بخش ہے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

(مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا تازہ ارشاد

۳۰ صلح (جنوری) تا ۵ تبلیغ (فروری) ہفتہ وصولی برائے چندہ جات صدر انجمن احمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ صلح (جنوری) میں صدر انجمن احمدیہ کے چندہ جات کی وصولی کے سلسلہ میں ارشاد فرمایا ہے کہ میں ۳۰ جنوری سے ۵ فروری تک ۷ دن کا عرصہ مقرر کرتا ہوں ان سات دنوں میں یہ ساری کمی پوری ہو جانی چاہیئے۔ جہاں تک موصیوں کے حصہ آمد میں کمی کا تعلق ہے اس کے لئے میں موصیوں کی تنظیم کو ذمہ دار ٹھہراتا ہوں وہ حصہ آمد کی وصولی کا انتظام کریں اور کوئی بقایا نہ رہنے دیں۔ باقی چندوں کے لئے جماعتی عہدیداروں کا فرض ہے کہ وہ پوری مستعدی کا مظاہرہ کر کے اس کمی کو پورا کریں۔ تا کہ جماعتی لحاظ سے ہمارا قدم اس جہت میں بھی پہلے کی طرح آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے۔ (الفضل ۱۰ صلح)

واضح رہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے چندہ جات میں اس وقت تک جس قدر وصولی ہو جانی چاہیئے تھی اس میں ساڑھے پانچ لاکھ روپے کی کمی ہے۔

ناظر بیت المال آمد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

ضروری اعلان

جملہ امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ احباب جماعت کے ٹیلی فون نمبر اپنی اولین فرصت میں نظارت امور عامہ کو بھجوا دیں۔

(ناظر امور عامہ)

باسکٹ بال کے کھلاڑی متوجہ ہوں

ربوہ کے تمام سابقہ کھلاڑی جو ربوہ کے کسی کلب یا کالج یا سکول کی ٹیم سے اب متعلق ہیں یا کسی وقت تھے۔ براہ کرم اپنی اپنی ایک عدد پاسپورٹ سائز فوٹو مع اپنے کوائف کے جلد از جلد بھجوا دیں تا کہ بارھویں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے موقع پر شائع ہونے والے SOUVENIR میں شائع ہو سکیں

ناصر جاوید خان

(سیکرٹری پبلیکیشن کمیٹی فضل عمر ہوسٹل ربوہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

یہ سال خدا تعالیٰ کی حمد کے گیت گانے کا سال ہے

گزشتہ سال سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضلوں اور غیر معمولی کامیابیوں سے ہمکنار کیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی اس غیر معمولی نصرت اور ان گنت احسانات پر ہمارے دل اس کی حمد سے لبریز ہیں۔ ہر آنکھ رکھنے والا دل ایسے پیار کرنے والے آقا کی راہ میں سب کچھ نچھاور کرنے کے لئے تڑپ رہا ہے۔ لہٰذا اگر میں اپنے قابل احترام انصار بھائیوں اور بزرگوں سے یہ التماس کروں کہ "آئیں ہم اس سال ایک غیر معمولی امنگ اور جذبہ کے ساتھ یہ عزم کر لیں کہ انصار اللہ کا یہ مالی سال گزشتہ سب سالوں کے مقابلہ میں سنگ میل کی حیثیت اختیار کر جائے"۔ تو یہ ہرگز کوئی غیر معمولی مطالبہ نہیں۔ ان شکرتم لازیدنکم۔ منزل ابھی دُور ہی نہیں بلکہ بے حد کٹھن بھی ہے۔ الٰہی جماعتوں کو مشکلات کے بے شمار ایسے موڑ عبور کرنے پڑتے ہیں جب دل پکار اٹھتے ہیں

؎ چلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

بے شک ہمارا رحمان خدا ہر مشکل مرحلہ پہ ہماری مدد کو پہنچا ہے مگر "محبت کامل" کا تقاضا کچھ ہم پہ بھی فرض عائد کرتا ہے۔ خدا کرے ہمیں اسکی توفیق مل جائے۔ ماتوفیقنا الا باللہ العظیم۔

(قائد مال)

امراء اضلاع کی توجہ کے لئے ضروری اعلان

جملہ جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے عہدیداران کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۳۰/۴/۷۱ کو ختم ہو رہی ہے نئے انتخابات از یکم مئی ۷۱ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۷۴ء کروائے جانے کے لئے اخبار الفضل میں اعلان کروایا گیا ہے

لہٰذا تمام امراء اضلاع اس امر کی نگرانی فرماویں کہ ان کے ضلع کی تمام جماعتوں کے نئے انتخابات کی رپورٹیں ۱۵/۲ تک نظارت علیا میں پہنچ جائیں نیز یہ نگرانی فرمائیں کہ یہ انتخابات قواعد کے مطابق ہوں۔ (ناظر اعلیٰ)

زعماء انصار اللہ کے انتخابات

گذشتہ نبوت/نومبر میں امراء/صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست کی گئی تھی کہ وہ آئندہ تین سال کے لئے زعماء/زعماء اعلیٰ کے انتخابات کروا کر اپنی سفارش کے ساتھ رپورٹ صدر محترم کی خدمت میں منظوری کے لئے بھجوا دیں۔ الحمد للہ کہ بہت سے امراء/صدر صاحبان نے اس سلسلہ میں مرکز سے تعاون فرماتے ہوئے انتخابات مرکز میں بھجوا دیئے ہیں۔ لیکن بعض مجالس میں ابھی انتخابات ہونے باقی ہیں۔ میری درخواست ہے کہ جن مجالس میں ابھی انتخاب نہیں ہوا وہاں کے امراء اور صدر صاحبان از راہ کرم اپنی اولین فرصت میں انتخاب کروا کے منظوری کے لئے مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

خاکسار کی ہمشیرہ صاحبہ عرصہ تین چار ماہ سے معدہ میں سوزش وغیرہ کی وجہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ اور آج کل ملت ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

خواجہ صفی الدین قمر

انسپکٹر بیت المال ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴